اللہ والوں کی
برکتیں

24 September 2026

(For Islamic Brothers)

ہند بھر میں دعوت اسلامی (انڈیا) کے ہفتہ وار
اجتماعات میں ہونے والا بیان

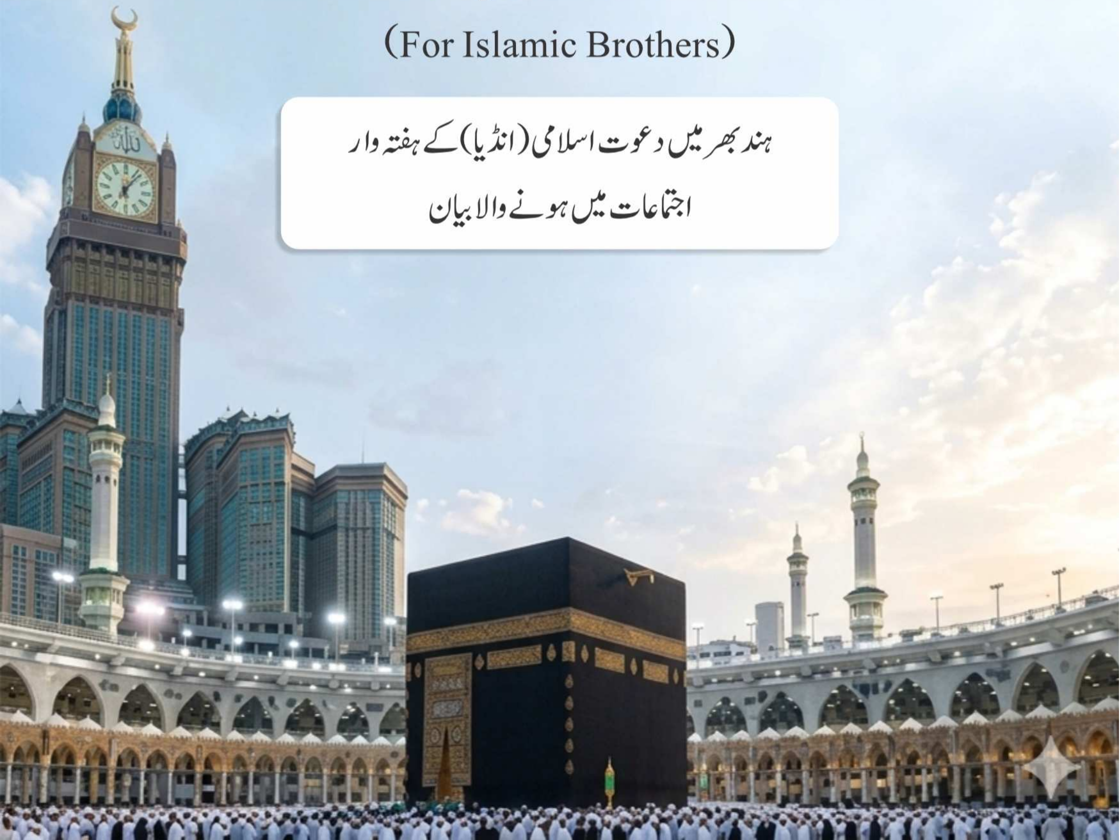

24 ستمبر 2026ء (متوقع اسلامی تاریخ:12 ربیع الآخر 1448ھ)

کو ہند بھر میں دعوتِ اسلامی انڈیا کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

اللہ والوں کی برکتیں

﴿اللہ والوں کی شانوں اور ان کی برکتوں کا خوبصورت بیان﴾

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿... اَوْلیاء کا وُجود اسلام کی سچائی کی دلیل ہے — صفحہ:3

✿... ذِکْر کی چابیاں — صفحہ:6

✿... اللہ والے نجات دلائیں گے — صفحہ:19

✿... قادری کرلیں نظارہ غوثِ اَعظم کا — صفحہ:20

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط

اَمَّا بَعۡدُ ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡم ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَاحَبِیۡبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَانَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصۡحٰبِکَ یَانُوۡرَ اللہ

نَوَیۡتُ سُنَّتَ الۡاِعۡتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ تعالٰی کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

درودِ پاک کی فضیلت

رسولِ رحمت، شفیعِ اُمّت، صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا فرمان ہے: جو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھے گا، میں اُس کی شَفاعت فرماؤں گا۔[1]

شافعِ روزِ جزا تم پہ کروڑوں درود | دافعِ جملہ بَلا تم پہ کروڑوں درود
تم سے جہاں کا نظام، تم پہ کروڑوں سلام | تم پہ کڑوروں ثنا، تم پہ کروڑوں درود[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب ! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین، باب من الصلاۃ علی رسول اللہ، صفحہ:12، حدیث:12۔
2...حدائقِ بخشش، صفحہ:264-269 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیتیں

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ با اَدب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصْلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکْرُ اللہ کا عادِی بنا دیا

شیخ محمد بن مَحْفُوظ رحمۃُ اللہِ علیہ کا بیان ہے: ایک مرتبہ بہت سے مشائخ سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی خِدْمت میں حاضِر تھے، حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اپنی اپنی حاجات بیان کیجیے، جس کو جو چاہیے ہو گا، ملے گا۔

موقعِ غنیمت تھا، سب مشائخ نے اپنی اپنی حاجتیں بیان کرنا شروع کیں، کسی نے عرض کیا: میں مُجَاہَدہ (یعنی نیکیوں میں خُوب کوشش کرنے) کی طاقت چاہتا ہوں۔ کسی نے عرض کیا: میں خوفِ خُدا کا طلب گار ہوں، کسی نے عرض کیا: میں اپنے وقت کو محفوظ کرنا (یعنی ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنا) چاہتا ہوں، کسی نے عرض کیا: میں عِلْم میں اِضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ خلیل رحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کیا: میں قُطب بننا چاہتا ہوں، شیخ اَبُو الْبَرَکات رحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کیا: میں اللہ پاک

1…جامع صغیر، صفحہ:81، حدیث:1284

کی محبت میں خوب اضافہ چاہتا ہوں۔ شیخ اَبُوالفُتُوح رحمۃُ اللہِ علیہ نے عرض کیا: میں قرآنِ کریم کا اور حدیثِ رسول کا حافِظ بننا چاہتا ہوں۔

یُوں سب اپنی اپنی حاجتیں بیان کرتے گئے، جب سب عرض کر چکے تو سرکارِ غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: **ہم سب کی حاجات پر سب کی مدد کرتے ہیں۔** شیخ اَبُوالخیر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی قسم! اس مجلس میں جس نے جو مانگا تھا، اُس کو وہی ملا ❁ شیخ حضرمی رحمۃُ اللہِ علیہ جنہوں نے قرآنِ پاک حِفْظ ہو جانے کی تمنا کی تھی، اللہ پاک نے انہیں توفیق عطا فرمائی اور انہوں نے 6 ماہ میں پُورا قرآنِ کریم حِفْظ کر لیا ❁ اسی طرح شیخ جمیل رحمۃُ اللہِ علیہ جنہوں نے عرض کیا تھا کہ میں اپنے وقت کو مَحْفُوظ کرنا (یعنی ہر وقت ذِکْرُ اللہ میں مَشْغُول رہنا) چاہتا ہوں، یہ اس درجے پر پہنچے کہ ہر وقت تسبیح لیے ذِکْرُ اللہ میں مَصْرُوف رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب قضائے حاجت کے لیے جاتے تو تسبیح ایک کھونٹی پر لٹکا دیتے تھے اور اُس تسبیح کے دانے خود بخود چلتے رہتے تھے۔[1]

در پر جو تیرے آ گیا بغداد والے مُرشِدْ | مَن کی مُرادیں پا گیا بغداد والے مُرشِدْ[2]

اَوْلیاء کا وُجُود اسلام کی سچائی کی دلیل ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! اُمّتِ مسلمہ میں اَوْلیائے کرام پہلے بھی موجود تھے، اب بھی موجود ہیں اور اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! قیامت تک موجود رہیں گے۔ پارہ 11 سورۂ یُونُس آیت نمبر 62 میں ہے:

1...بَھْجَۃُ الْاَسْرَار، ذِکر فصول من کلامہ مرصعا، صفحہ: 66-68 ملتقطاً بتقدم و تاخر۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ: 545۔

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾

ترجَمۂ کنزُالعرفان: سُن لو! بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

اِس آیتِ کریمہ سے ایک تو یہ مَعْلُوم ہوا کہ اَوْلیائے کرام بڑی شانوں والے ہوتے ہیں، ساتھ ہی یہ بھی مَعْلُوم ہو گیا کہ اِسْلام میں اَوْلیائے کرام کا وُجُود موجود ہے۔ یہ اسلام کے سچّا دِین ہونے کی نشانی ہے۔ آپ دیکھیے! ایک درخت ہے، اُس کی جڑیں جب تک زمین کے اندر پیوست ہوں، اس وقت تک اس پر پھل لگتا رہتا ہے، اگر اس کی جڑیں اُکھڑ جائیں تو وہ درخت سُوکھ جاتا ہے، اس پر پھل نہیں لگتا۔

یونہی ایک اور مثال عرض کروں: آپ نے کبھی ریلوے اسٹیشن (***Railway Station***) پر دیکھا ہو گا؛ کچھ ریلوے کی پٹڑیاں (***Railway Tracks***) جو ہوتی ہیں، اُن کے آگے لوہے کی ٹھوکر لگا کر بند کر دیا جاتا ہے، کچھ پٹڑیاں سیدھی اور صاف ہوتی ہیں، ان کے اُوپَر سے ٹرین گزرتی ہے۔ وہ پٹڑیاں جن کو بند کر دیا گیا ہے، ان پر سے ٹرین گزرتی نہیں ہے، نہ ان پٹڑیوں کے ذریعے منزل پر پہنچ سکتی ہے۔ پتا چلا: جس کی جڑیں مَضْبُوط ہوں، وہ درخت پھل دیتا ہے، جس پٹڑی کو بند نہ کر دیا گیا ہو، اس پر چلنے سے آدمی منزل پر پہنچتا ہے۔

آپ دیکھ لیجیے! ❁ حضرت عیسیٰ علیہ السَّلام کے اُمّتی جب تک درست رستے کے مُسَافِر رہے، اس وقت تک ان میں بڑے بڑے اَوْلیائے کرام پیدا ہوتے رہے، اَصْحابِ کہف انہیں میں ہوئے ہیں ❁ یونہی حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کا کلمہ پڑھنے والے بھی جب تک سیدھے رستے پر رہے، ان میں بھی اَوْلیاءُ اللہ پیدا ہوتے رہے مگر اب نہ عیسائیوں میں کوئی وِلایَت کے درجے پر پہنچتا ہے، نہ یہودیوں میں کوئی وَلِی ہوتا ہے، نہ ہی بدمذہبوں میں کوئی وَلِی نظر آتا ہے، اب

پُوری دُنیا میں صِرْف وصِرْف مسلمان اور وہ بھی جو عاشقِ رسول ہوں، وہی درجۂ وِلایَت تک پہنچتے ہیں۔ لہٰذا اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ پاک تک پہنچنے کے باقی سب رستے بند ہو چکے ہیں، صِرْف وصِرْف حبیبِ خُدا، مُحَمَّدِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی ہی وہ واحِد راستہ ہے جس کے ذریعے اللہ پاک کا قُرب حاصِل ہو سکتا ہے۔

لہٰذا اَوْلیائے کرام کا وُجُود ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اِسْلام واقعی سچّا دِین ہے کہ اس کی تعلیمات پر لوگ عمل کرتے ہیں اور اللہ پاک کے فضل سے وِلایَت کے بلند درجات تک پہنچ رہے ہیں۔

اَوْلیائے کرام کی برکتیں

پیارے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کرام کی بہت برکتیں ہیں۔ ان کا دُنیا میں موجود ہونا دُنیا اور آخرت کی بہت ساری برکات کا ذریعہ ہے۔ مَشْہُور مُفَسِّرِ قرآن، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ❁ اس دُنیا میں بعض چیزیں وہ ہیں جو فیض لیتی ہیں، بعض وہ ہیں جو فیض دیتی ہیں، مثلاً: سُورج، ہوا، بارِش یہ سب فیض لُٹانے والی چیزیں ہیں، زمین، کھیت، سبزہ وغیرہ فیض لینے والی چیزیں ہیں، اسی طرح عالَمِ رُوحانی میں بعض حضرات فیض دینے والے ہیں، بعض فیض لینے والے ہیں، ہم عام لوگ فیض لینے والے ہیں اور اَوْلیائے کرام فیض لُٹانے والے ہیں، لہٰذا جس طرح دُنیا کو بارِش اور دُھوپ کی ضرورت ہے، ایسے ہی اس کائنات کو اَوْلیائے کرام کے وُجُود کی بھی ضرورت ہے ❁ مزید لکھتے ہیں: اِیْمان کے مُتَعَلِّق مَعْلُومات عُلمائے کرام سکھاتے ہیں مگر اس اِیْمان پر اِستقامت اور اِیْمان کی حفاظت اَوْلیائے کرام کے دروازے سے ملتی ہے ❁ جس طرح لوہے پر زَنگ چڑھتا ہے، اسی طرح دِل پر

غفلت اور گُناہوں کی میل چڑھ جاتی ہے، جیسے لوہے کا زَنگ اُتارنے کے لیے مختلف آلات اِستعمال کیے جاتے ہیں، ایسے ہی اَوْلیائے کرام وہ ہیں جو ہمارے دِلوں سے زنگ اُتارتے، دِل کو نُورِ اِلٰہی سے چمکاتے اور اللہ پاک کے قرب کا حقدار بناتے ہیں۔[1]

جو ہو اللہ کا ولی اُس کا | فیض دنیا میں عام ہوتا ہے[2]

(1):وَلی دِل زِندہ کرتے ہیں

پارہ:29، سورۂ مُرسَلات کی پانچویں آیت میں اِرْشاد ہوا:

فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۵﴾ | ترجَمۂ کنزُالعرفان : پھر ذِکْر کا القا کرنے والیوں کی۔

ایک قول کے مُطابِق اس آیتِ کریمہ میں اَوْلیائے کرام کا وَصْف بیان کیا گیا ہے۔[3]

مطلب یہ بنے گا کہ اَوْلیائے کرام لوگوں کے دِلوں میں ذِکْر ڈال دیتے ہیں یعنی اَوْلیائے کرام کی صحبت میں بیٹھنے سے، ان کی نگاہِ کرم سے، ان کے تَوَجُّہ فرمانے سے دِل میں نُورِ ایمان بڑھ جاتا ہے، ایمان کی حَلاوَت نصیب ہوتی ہے، عِبادت میں دِل لگ جاتا ہے، دِل سے گُناہوں کا مَیل دُھل جاتا ہے، دِل ذِکْر و فِکْر میں مَشْغُول ہو کر اللہ پاک کی یاد سے آباد ہو جاتا ہے۔

ذِکْر کی چابیاں

صحابیٔ رسول حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عنہ فرماتے ہیں:

1...شانِ حبیب الرحمٰن، صفحہ:292-294 ملتقطاً مفصلاً۔
2...وسائلِ بخشش، صفحہ:441۔
3...حاشیہ شہاب علی تفسیر البیضاوی، پارہ:29، سورۂ مرسلات، زیرِ آیت:5، جلد:8، صفحہ:296 خلاصۃً۔

اِنَّ مِنَ النَّاسِ مَفَاتِیْحَ ذِکْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: بیشک کچھ لوگ ذِکْرُ اللہ کی چابیاں ہوتے ہیں۔[1]

ذِکْرُ اللہ بھی کوئی آسان کام تو نہیں ہے نا، سب سے افضل عبادت ہے اور یہ عِبَادت کرنا آسان بات نہیں ہے، ہم خُود اپنے آپ پر غور کر لیں، روزانہ کتنا ذِکْر کرتے ہیں؟ نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ پڑھنے کی فضیلت ہے، حدیثوں میں اس پر جنّت کی خوشخبری سُنائی گئی ہے، چند منٹ کا کام ہے مگر معاشرے پر غور کر لیجیے! کتنے لوگ ہیں جو ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ پڑھتے ہیں؟ اگر شمار کیا جائے تو شاید ایک سے 2 فیصد لوگ یہ نیکی کرتے ہوں گے۔ بھائی! یہ مشکل کام ہے، ہر ایک کو ذِکْرُ اللہ کی توفیق نہیں ملتی۔ شیطان ہمارے دِل و دِماغ پر غفلت کے تالے لگا دیتا ہے، نفس سُستی دِلاتا ہے۔ ان غفلت کے تالوں کو کھولنے کے لیے چابیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ **حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:** کچھ لوگ ایسے ہیں، جو ذِکْرُ اللہ کی چابیاں ہوتے ہیں۔ وہ ان غفلت کے تالوں کو کیسے کھولتے ہیں؟ سالہا سال اپنی صحبت میں بٹھا کر؟ نہیں۔ مُجاہدات کروا کر؟ نہیں۔ بڑی بڑی ریاضتیں کروا کر؟ نہیں۔ وہ لوگ چابیاں تو ہیں، یہ تالے کھولتے کیسے ہیں؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عنہ نے فرمایا:

اِذَا رُؤُوْا ذُکِرَ اللّٰہُ

ترجمہ: انہیں دیکھ کر ہی لوگ ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتے ہیں۔[2]

یہ اللہ والوں کا کمال ہے، یہ ایسی شان والے ہوتے ہیں، ان کے چہرے ہی ایسے نُورانی ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھتے ہی زبانوں پر اللہ پاک کا ذِکْر جاری ہو جاتا ہے۔

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، جلد:2، صفحہ:393، رقم:26۔
2 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، جلد:2، صفحہ:393، رقم:26۔

لوگ ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتے

بہت بڑے امام گزرے ہیں: امام محمد بن سِیْرِین رحمۃُ اللہِ علیہ۔ خوابوں کی تعبیر میں کمال مہارت رکھتے تھے۔ **کتابوں میں لکھا ہے:** آپ جب بازار تشریف لے جاتے تو آپ کو صِرْف دیکھ کر ہی لوگ **اللہُ اکبر، اللہُ اکبر** کہتے ہوئے ذِکْرُ اللہ شروع کر دیتے تھے۔[1]

تربوز کی برکت سے زندگی بدل گئی

عُیُونُ الْحِکایات: امام ابنِ جوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب ہے، عربی میں ہے، مکتبۃُ الْمدینہ نے اس کا اُردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ اس کتاب میں لکھا ہے: بغداد شریف میں 10 نوجوان تھے، آپس میں دوست تھے، اور یہ 10 کے 10 ہی غفلت میں زِندگی گزار رہے تھے۔

جیسے ہمارے ہاں بعض نوجوانوں کا انداز ہوتا ہے: آپس میں فرینڈ سرکل (**Friend circle**) بنے ہوتے ہیں، بَس عیش و عشرت، تفریح وغیرہ میں زندگی گزار رہے ہوتے ہیں ❁ کبھی گھومنے پھرنے چلے گئے ❁ کھانے پینے چل پڑے ❁ گلیوں میں بیٹھ کر گپیں لگانے لگ گئے ❁ ہوٹلنگ (***Hoteling***) کا شوق جاگا تو اس میں وقت صَرف کرتے رہے ❁ موٹر سائیکلوں پر نکلے اور آوارہ گھومتے رہے، یہ ہمارے معاشرے میں بعض نوجوان کرتے ہیں۔ یہ جو 10 دوست تھے، ان کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔ بس غفلت اور فضولیات میں زندگی گزارتے چلے جارہے تھے۔

ایک دِن یُوں ہوا: یہ سب مل کر بیٹھے تھے۔ اُنہوں نے اپنے ایک دوست کو بازار سے کچھ خریدنے بھیج دیا۔ وہ دوست بازار پہنچا، باقی 9 پیچھے انتظار کر رہے تھے۔ انتظار کرتے رہے، کرتے رہے، اب آتا ہے، اب آتا ہے، دوست تَو واپس آیا ہی نہیں، کافی دَیر لگا دی۔ آخر

---

1 ... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، جلد: 2، صفحہ: 395، رقم: 31 بتغیر قلیل۔

بہت دیر کے بعد وہ دوست واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں اور کچھ نہیں، صِرف ایک تربُوز تھا۔ جب یہ پہنچا تو باقی کے 9 دوست جو پہلے ہی غصّے میں بیٹھے تھے، اس پر برس پڑے: یہ کیا حرکت ہے؟ ایک تَو آئے اتنی دیر سے ہو، پھر ہنس بھی رہے ہو، اور لائے کیا ہو...؟ یہ ایک تربوز...؟ اس کا ہم کیا کریں گے؟

وہ نوجوان ان کی باتیں سنتا رہا، پھر اِطمینان سے بولا: بھائیو! یہ کوئی عام تربوز نہیں ہے، میں بازار میں تھا، میں نے دیکھا کہ وقت کے بہت بڑے وَلِیُّ اللہ حضرتِ بشر حافِی رحمۃُ اللہِ علیہ بھی بازار میں ہیں، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنا ہاتھ مبارَک اس تربوز پر رکھا تھا، بَس اُن کے ہاتھ کی برکتیں لینے کے لیے میں نے 20 دِینار (یعنی سونے کے سکّے) دے کر یہ تربوز خرید لیا۔

مَاشَآءَ اللہ! اَوَّل تو اس نوجوان کی اَولیائے کرام سے عقیدت دیکھیے کیسی کمال تھی...!! پھر باقی جو 9 نوجوان تھے، وہ بھی اللہ والوں سے بڑی عقیدت رکھتے تھے، جیسے ہی اُنہوں نے حضرتِ بشر حافی رحمۃُ اللہِ علیہ کا نامِ پاک سُنا تو سب نے بہت ہی عقیدت اور محبّت کے ساتھ اس تربوز کو چومنا اور آنکھوں سے لگانا شروع کر دیا۔

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ والوں سے عقیدت دیکھیے کیسی کمال کی ہے۔ عرض کر دُوں، یہ تیسری صدی ہجری کا واقعہ ہے، اُس مبارَک زمانے میں جب غفلت میں ڈوبے ہوئے نوجوان اللہ والوں سے ایسی عقیدت رکھتے تھے تو سوچیے! نیک لوگوں کا عالَم کیا ہو گا...؟

خیر! ان نوجوانوں نے اس تربوز کو بڑی عقیدت سے چُوما، آنکھوں سے لگایا۔ بس اللہ والے کے ہاتھ رکھنے کی جگہ کا احترام کرنے کی دیر تھی، اِن سب کے دِل کی دُنیا بدل گئی، اسی وقت اِن سب نے اپنے پچھلے گُناہوں سے توبہ کی اور دِن رات عبادت کرنے میں مصروف ہو گئے۔ (1)

1 ... عیون الحکایات، الحکایۃ الخامسۃ والتسعون بعد الثلاثمائۃ، صفحہ: 340 مفصلاً۔

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں؛ اللہ والے۔ ان کی خُود اپنی شان تو کیا ہو گی، ان کا ہاتھ مبارک جہاں لگ جائے، اس جگہ کو دیکھنے، اس کا احترام کرنے سے دِلوں میں ذِکْرُ اللہ کی لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ پتا چلا؛ اللہ والے ذِکْرُ اللہ کی چابیاں ہیں، ان کی برکت سے غفلت کے تالے کھلتے اور دِل نیکیوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

بغیر ایمان والا مسلمان ہو گیا

حضرت اِبْراہیم خوّاص رحمۃُ اللہِ علیہ بہت بڑے ولیُّ اللہ ہوئے ہیں۔ ایک مرتبہ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ سَفَر میں تھے، جنگل بیابانوں سے گزر رہے تھے، ایک شخص جو مسلمان نہیں تھا، آپ کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، کہنے لگا: میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں۔ آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اُسے اجازت دے دی اور فرمایا: میرے پاس کھانے پینے کا انتظام نہیں ہے، اللہ پاک دیتا ہے تو کھاتا ہوں، ورنہ بھوکا رہتا ہوں، لہٰذا میرے ساتھ رہنا ہے تو یونہی رہنا ہو گا۔ وہ شخص مان گیا۔

7 دِن تک آپ سَفَر فرماتے رہے، ساتوں دِن فاقہ رہا۔ ساتویں دِن اُس شخص کی بَس ہو گئی، بھوک پیاس سے نڈھال ہو گیا، کہنے لگا: اے ابراہیم خوّاص! آپ کی وِلایَت کے چرچے ہیں، کچھ کیجیے! اب مزید بھوک برداشت سے باہَر ہے۔ اُس کی یہ بات سُنی تو آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے سَر سجدے میں رکھا، رَبِّ کریم کی بارگاہ میں دُعا کی، جُونہی سَر اُٹھایا تو ایک تھال آپ کے قریب رکھا تھا، اُس میں 2 روٹیاں اور 2 پیالے پانی تھا، آپ نے خُود بھی کھانا کھایا، اس کو بھی کھلایا اور آگے چل پڑے۔

7 دِن مزید گزر گئے۔ بُھوک نے پِھر نڈھال کر دیا۔ اب کی بار اُس شخص نے سَر

سجدے میں رکھا، جب سَر اُٹھایا تو 2 روٹیوں اور 2 پیالے پانی کی بجائے 4 روٹیاں اور 4 پانی کے پیالے موجود تھے۔ اُنہیں دیکھ کر وہ شخص بولا: اے ابراہیم! آپ کے لیے 2 خوشخبریاں ہیں، پہلی یہ کہ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیجیے! دوسری یہ کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں آپ کا بڑا اُونچا رُتبہ ہے۔ اِس کا راز یہ ہے کہ میں نے سَر سجدے میں رکھ کر اللہ پاک کے حُضُور عرض کیا: یااللہ پاک! اگر دِین اسلام واقعی سچّا دِین ہے تو 2 پانی کے پیالے اور 2 روٹی عطا فرما، اور اگر ابراہیم خوّاص واقعی بلند رُتبہ وَلی بھی ہیں تو اتنا مزید عطا فرمادے تو ایک تھال اُترا، جس میں 4 پیالے اور 4 روٹیاں تھیں، **لہٰذا میں نے جان لیا کہ اسلام سچّا دین ہے اور آپ واقعی اللہ پاک کے سچّے وَلی بھی ہیں۔**[1]

بداَخلاق لڑکے نے تَوبَہ کرلی

حضرت ابُو حَسن قوّاس رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک روز مَیں اور میرے ساتھ بہت سارے لوگ حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے، ہم سب اپنی مشکلات اور پریشانیوں کے حَل کے لیے دُعا کروانے کا اِرادہ رکھتے تھے، راستے میں اور لوگ بھی ہمارے ساتھ مِل گئے۔ ان میں ایک لڑکا تھا، میں اُسے جانتا تھا، یہ بہت گھٹیا اَخلاق والا تھا۔ خیر! ہم سب بارگاہِ غوثیت کی طرف جارہے تھے کہ اِتفاق سے حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ سے راستے ہی میں ملاقات ہوگئی، ہم سب نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور ایک ایک کر کے آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاتھ مبارک کو بوسہ دینے لگے۔ وہ لڑکا جس کے اخلاق اچھے نہیں تھے، جب وہ حُضُور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے ہاتھ کو بوسہ دینے کے لیے آگے بڑھا تو حُضُور غوثِ

1 ... کشف المحجوب، الکلام فی الفرق بین المعجزہ والکرامت، صفحہ: 271 بتغیر۔

پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنا ہاتھ مبارک ہٹا لیا، پھر ایک نظر اُس لڑکے کی طرف دیکھا، سرکارِ غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کی نگاہ مبارک کی تاب نہ لاتے ہوئے وہ لڑکا بے ہوش ہو کر گِر پڑا، جب اسے ہوش آیا تو اُس نے فوراً ہی اپنے بُرے اخلاق سے تَوْبَہ کی، پھر غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ نے اس سے ہاتھ ملایا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہیں اللہ والوں کی برکتیں...! یہ نُورانی لوگ ہوتے ہیں، جہاں جہاں سے گزر جاتے ہیں، نُورِ ایمان اور نُورِ ہدایت تقسیم کرتے چلے جاتے ہیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

(2): عذاب سے نجات ملتی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ ان کی برکت سے عذاب ٹلتے ہیں اور گنہگار بندے اللہ پاک کی رحمت کے حقدار بن جاتے ہیں۔ حضرت کَعْبُ الاَحْبار رحمۃُ اللہِ علیہ جو تابعی بزرگ ہیں، آپ تورات شریف اور قرآنِ کریم دونوں آسمانی کتابوں کے عالِم تھے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت نُوح علیہ السّلام کے بعد سے لے کر اب تک ہر اُمّت میں ایسے 14 اَفراد موجود رہے ہیں، جن کی برکت سے عذاب ٹل جاتے ہیں۔[2]

100 لوگوں کا قاتِل بخشا گیا

آپ نے وہ حدیثِ پاک تو کئی مرتبہ سُنی ہی ہو گی۔ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ

1...قلائد الجواہر، صفحہ: 32 ملتقطاً بتصرف۔

2...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الاولیاء، جلد: 2، صفحہ: 404، رقم: 61 بتغیر۔

عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے پچھلی اُمتوں کا ایک واقعہ سُنایا، فرمایا: ایک شخص تھا، اس نے 99 قتل کیے تھے۔

اللہُ اکبر! سوچئے! یہ کتنا گنہگار شخص تھا؛ اللہ پاک فرماتا ہے:

فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیۡعًا ؕ (پارہ:6، سورۂ مائدہ:32)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔

جب ایک قتل ساری انسانیت کا قتل ہے تو سوچئے! 99 لوگوں کو قتل کرنا کتنا بڑا گُناہ ہو گا۔

خیر! 99 قتل کر لینے کے بعد اسے ہوش آیا، چاہا کہ اب میں توبہ کر لُوں۔ چنانچہ مسئلہ پوچھنے کے لیے کسی کے پاس گیا؛ پوچھا: میں نے 99 قتل کیے ہیں، کیا میری توبہ قبول ہو جائے گی۔ اب جس سے یہ مسئلہ پوچھ رہا تھا، وہ خُود بھی کوئی عالم نہیں تھا۔ چنانچہ اس نے 99 قتل کا سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگا لیے؛ کہ توبہ توبہ اتنا بڑا گُنَاہ...!! کہا: اس کی توبہ ہرگز قبول نہیں ہو سکتی۔

99 قتل کر کے جھجک تو پہلے ہی اُتر چکی تھی، اس نے سوچا کہ تَوْبَہ تو ویسے بھی نہیں ہونی، چلو اس ایک کو بھی ٹِکا دیتا ہوں۔ چنانچہ اس نے غلط مسئلہ بتانے والے کو بھی قتل کر دیا۔ اب 100 قتل پُورے ہو گئے۔

مگر دِل بے چین تھا۔ پھر جوش اُٹھا کہ چلو کسی اور سے مسئلہ پوچھتا ہوں۔ اب یہ واقعی کسی عالِمِ دِین کی خِدْمت میں حاضِر ہوا، پُوچھا: میں نے 100 قتل کیے ہیں، کیا میرے لیے توبہ ہے؟ کہا: ہاں! بالکل، اللہ پاک کی رحمت بہت بڑی ہے۔ تم توبہ کرو اللہ پاک قبول فرمالے گا۔ چونکہ گُناہ بہت بڑا تھا، اِس لیے عالِمِ دِین نے توبہ کرنے اور گُناہ مٹانے کا نسخہ بتاتے ہوئے کہا:

فُلاں بستی میں اللہ پاک کے نیک لوگ رہتے ہیں، تم وہاں چلے جاؤ! ان کے قُرب میں جا کر توبہ کرو گے تو اللہ پاک کی رحمت کے حقدار ہو جاؤ گے۔ چنانچہ

یہ شخص تَوبَہ کے ارادے سے اس بستی کی طرف چل پڑا۔ اب روایت کو ذرا تَوَجُّہ سے سنیے گا۔ اس 100 افراد کے قاتِل کے دِل میں توبہ کی سچی لگن تھی، توبہ قبول ہو جائے، اس مقصد کے لیے اللہ والوں کی طرف جا رہا تھا۔ روایت میں ہے: ابھی یہ گھر سے نکلا ہی تھا، تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا کہ اس کا آخری وقت آ گیا، حضرت عزرائیل علیہ السّلام تشریف لائے اور اس کی رُوح قبض کر لی۔ روایت میں ہے: اس کے دِل میں شوق اتنا تھا کہ مرتے مرتے بھی خُود کو گھسیٹ کر اللہ والوں کی بستی کی جانِب دھکیل رہا تھا۔ آخر زندگی نے مہلت نہ دی اور یہ موت کے گھاٹ اُتر گیا۔

اب عذاب کے فرشتے بھی آ گئے، رحمت کے فرشتے بھی آ گئے۔ عذاب کے فرشتے کہتے ہیں: 100 افراد کا قاتِل ہے، ہم اسے جہنم میں لے جائیں گے۔ رحمت کے فرشتے کہتے ہیں: توبہ کے ارادے سے نکلا تھا، لہٰذا اِسے ہم اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ اللہ پاک نے ان کے درمیان فیصلہ فرمانے کے لیے ایک اور فرشتہ بھیجا اور فرمایا: جہاں سے یہ چلا تھا اور جہاں تک پہنچا ہے، اتنی زمین کو ناپ لو، یونہی جس بستی کی طرف جا رہا ہے، اس کا فاصلہ بھی ناپ لو، اگر تو بستی کے قریب پہنچا ہو تو رحمت کا حقدار ہے، اگر بستی سے دُور اَور اپنے گھر کے قریب ہو تو عذاب کا حقدار ہے۔ چنانچہ اُس زمین کو ناپا گیا۔ **روایت میں ہے:** اس نے ابھی تھوڑا ہی فاصلہ طے کیا تھا، قاعدے کے مطابق یہ عذاب کا حقدار ٹھہرتا تھا مگر چُونکہ اس کا رُخ اللہ والوں کی طرف تھا، لہٰذا اَللہ پاک نے بستی کی جانِب والی زمین کو حکم دیا: تُو سمٹ جا۔ وہ سمٹ گئی۔ اس کے گھر کی جانِب والی زمین کو حکم دیا: تُو پھیل جا، وہ پھیل گئی۔ چنانچہ جب زمین کو ناپا

گیاتو یہ بستی کی جانِب قریب تھا۔ لہٰذا اُسے رحمت کے فرشتے اپنے ساتھ لے گئے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں اللہ والوں کی برکتیں...!! ان کی زیارت کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں، ان کا ذِکْر کرنے کے کیا کیا فائدے ہیں، ان کی صحبت میں بیٹھنے کے کیا کیا فائدے ہیں، یہ تو بہت بعد کی باتیں ہیں، جس نے اللہ والوں کو دیکھا بھی نہ ہو، بس ان کی محبّت میں ان کی جانِب چل پڑے، وہ چاہے بڑے سے بڑا گنہگار ہی کیوں نہ ہو، رحمت و بخشش کا حقدار ہو جاتا ہے تو سوچئے! جو دِن رات اللہ والوں کی یاد مناتا ہو، ان کی زیارت کرتا ہو، ان کی صحبت میں بیٹھتا ہو، اس کی شان و عظمت کا عالَم کیا ہو گا...!!

(3):ان کے صدقے بارِش برستی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ والوں کی مزید کیا کیا برکتیں ہیں؟ میں چند احادِیثِ کریمہ کو جوڑ کر اُن کا خُلاصہ عرض کرتا ہوں: پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: ۞ اَبدال شام میں ہیں۔[2] ۞ نُجَبَاء مِصر میں ہیں ۞ اَخْیار زمین میں سیر کرتے رہتے ہیں ۞ قُطب زمین کے چاروں کناروں میں رہتے ہیں۔[3]

یہ سب اَوْلیائے کرام کے مختلف درجات ہیں، بعض اَوْلیا اَبدال کے درجے پر ہوتے ہیں، بعض اَوْتاد کے درجے پر، بعض نَجِیب ہوتے ہیں، بعض قُطب۔ تو یہ سب وِلایَت کے مختلف درجات ہیں۔

پیارے مَحْبُوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اِن اَوْلیائے کرام کے مُتَعَلِّق فرمایا:

1...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، صفحہ:891، حدیث:3470مفصلًا۔

2...مسند امام احمد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، مسند علی بن ابی طالب، جلد:1، صفحہ:320، حدیث:908۔

3... مجموعۃ رسائل ابن عابدین، اجابۃ الغوث، جلد:2، صفحہ:392ملتقطاً۔

يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ

ترجمہ: انہی کی برکت سے بارش برستی ہے، ان کی برکت سے دُشمن کے خِلاف مدد کی جاتی ہے۔[1]

دوسری روایت میں فرمایا:

فَبِهِمْ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَيُمْطِرُ وَيُنْبِتُ، وَيَدْفَعُ الْبَلَاءَ

ترجمہ: اِن کی برکت سے اللہ پاک زِندگی اور موت عطا فرماتا ہے، انہی کی برکت سے سبزے اُگاتا ہے اور انہی کی برکت سے آفتیں اور بلائیں ٹالتا ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہیں اللہ والوں کی برکتیں...!! پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کتنے صاف اور واضح الفاظ میں بتادیا کہ دُنیا میں بارش برستی ہے، زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے، آفتیں ٹلتی ہیں، دُشمن کے خِلاف غیب سے مدد فراہم کی جاتی ہے، یہ سب ابدال، اوتاد اور دیگر اولیائے کرام کی برکت سے ہے۔

واقعی غور کریں تو بات سچی ہی ہے، ہم اپنے اعمال پر غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ ہم تو جیسے ہیں؛ ہمیں پانی کا ایک قطرہ بھی عطا نہ کیا جاتا، ہمارے اعمال تو ایسے ہیں کہ آسمان سے بارِش کی جگہ پتھر برستے مگر یہ اللہ والوں کی برکت ہے، اُن کے صدقے اللہ پاک ہم گنہگاروں کے گُنَاہوں سے دَرگزر فرماتا ہے، ہمارے اَعْمال کے مُطَابِق نہیں بلکہ اپنے وَلِیّوں کے نیک اعمال کے صدقے دُنیا پر کرم فرماتا ہے۔

1...مسند امام احمد، مسند العشرۃ المبشرین بالجنۃ، مسند علی بن ابی طالب، جلد:1، صفحہ:320، حدیث:908۔

2...حلیۃ الاولیاء، مقدمۃ المصنف، جلد:1، صفحہ:40، حدیث:16۔

فوراً بارش برسنا شروع ہو گئی

اَخْبَارُ الْاَخْیار جو برصغیر کے بہت بڑے محدِّث شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی لکھی ہوئی کتاب ہے، اس میں لکھا ہے: ایک مرتبہ سخت قحط سالی ہوئی (یعنی بارشیں رُک گئیں)۔ لوگوں نے بہت دُعائیں کیں مگر بارش نہ برسنی تھی، نہ برسی۔ آخر ایک دِن حضرت نظام الدین رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنی امّی جان کے کپڑے کا ایک دھاگا ہاتھ میں لیا اور اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کیا: یااللہ پاک! یہ اُس خاتُون کے دامن کا دھاگا ہے، جس پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی، میرے مولیٰ! اسی کے صدقے رحمت کی بارش برسا دے۔

اللہُ اکبر! ابھی دُعا ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ فوراً رحمت کے بادَل گھر گئے اور رِم جھم، رِم جھم بارش برسنا شروع ہو گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **پیارے اسلامی بھائیو!** یہ ہے اللہ والوں کی برکت...!! ہمارے اعمال تو ایسے ہی ہیں کہ ہمیں ایک قطرہ بھی پانی عطا نہ کیا جاتا، یہ بس نیک لوگوں کی برکت ہے کہ بارشیں بھی برستی ہیں، رزق بھی ہمیں عطا کیا جاتا ہے اور ہم پر رحمتوں کا نزول بھی رہتا ہے۔

گھر میں پردے کا نظام بنائیے!

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعے میں یہ بھی غور فرمائیے! حضرت نظام الدین رحمۃُ اللہِ علیہ کی اَمّی جان کتنی باپردَہ اور نیک خاتُون تھیں، آپ پر کبھی کسی نامحرم کی نظر نہیں پڑی... واہ! سُبْحٰنَ اللہ!

آج سوشل میڈیا پر پروپیگنڈا (*Propaganda*) کیا جاتا ہے کہ پردے میں کیا رکھا

1... اخبار الاخیار، ذکر بعض از نسائے صالحات، صفحہ: 294۔

ہے ؟ آخر پردہ کرنا ہی کیوں ہے ؟ دیکھیے ! پردے میں کیا کچھ رکھا ہے۔ سب لوگ دُعائیں کر رہے تھے: مولیٰ ! بارش برسادے، مولیٰ ! جانور بھوکے مَر گئے، مولیٰ ! تیرے بندے تیری رحمت کے محتاج ہیں۔ مگر کسی کی دُعا پر نظرِ رحمت نہیں ہو رہی۔

قربان جائیے ! ایک باپردہ خاتُون کے دامن کا دھاگا لے کر، اس دھاگے کا واسطہ اللہ پاک کے حُضُور پیش کیا گیا تو رحمت کو فوراً جوش آگیا اور بارش برسنا شروع ہو گئی۔ یہ رکھا ہے پردے میں...!! اس میں اللہ پاک کی رضا رکھی ہے، رحمتوں کی حقداری رکھی ہے، جنّت کی حقداری رکھی ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے گھر میں پردے کا نظام مضبوط کریں ❁ چچازاد ❁ تایا زاد ❁ ماموں زاد ❁ خالہ زاد کزن (*Cousin*) جو ہوتے ہیں، ان سب سے پردہ ہے۔ یونہی ہر وہ شخص جس سے شادِی کر سکتے ہیں، اس سے پردہ کرنا لازِم ہے، یونہی دیور اور بھابھی کا پردہ ہے۔ کاش ! ہم اپنے گھروں میں پردے کا نظام بنانے میں کامیاب ہو سکیں۔

اس کے لیے ہمیں پیار محبّت سے کوشش کرنی ہو گی۔ لڑائی جھگڑا کریں گے، بہن کو ڈانٹیں گے، ماں باپ کے ساتھ لڑائی کریں گے تو پردے کا نظام بننا تو دُور کی بات، مزید گُناہوں کا سلسلہ شروع ہو جانے کا شدید خطرہ ہے۔ لہٰذا پیار محبّت سے نظام بنانے کی کوشش کیجیے !

نگاہیں جھکائے رکھیے...!!

ایک اور بات عرض کروں؛ ایک تو یہ ہے کہ ہم گھر کی خواتین کو پردے کا عادِی بنا لیں، حکمتِ عملی کے ساتھ نیکی کی دعوت دے کر یہ بھی کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خود بھی بے پردگی سے بچنا ہے۔ دیکھیے ! **ہماری اپنی آنکھیں تو مکمل طور پر ہمارے اختیار میں ہیں**

نا، لہٰذا ابھی، بچوں کی خالہ، ماموں، خالہ، چچا، تایا وغیرہ کی بیٹیاں گھر میں آتی جاتی ہیں، اُن کا پردے کا ذِہن بھی نہیں بَن پارہا تو کم از کم ہم اتنا تو کر ہی سکتے ہیں نا کہ ہم ان کے سامنے آنے سے کترائیں، اگر کبھی آمنا سامنا ہو بھی جائے تو نگاہیں جھکا لیں، ان کی طرف دیکھنے سے بچیں، اگر ہم گھر میں نامحرموں کے سامنے نگاہیں جھکانے کی عادت بنالیں، ان کے ساتھ ہنس ہنس کر خوش گپیاں کرنے سے بچ جائیں تو یقین مانیے! ہمارے اسی ایک نیک عمل کی برکت سے اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! گھر میں پردے کا نظام بن سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں توفیق عنایت فرمائے۔ کاش! ہم ان نیکیوں کو اپنانے والے بن جائیں۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

اللہ والے نجات دِلائیں گے

پیارے اسلامی بھائیو! یہ تو دُنیوی لحاظ سے نیک لوگوں، اللہ والوں کی برکات کا بیان تھا، اب دیکھیے! آخرت میں ان کی کیا کیا برکتیں ہوں گی؟ **بخاری شریف** میں حدیثِ پاک ہے، **رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سُلطان** صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم **نے فرمایا:** روزِ قیامت گنہگاروں کو جہنّم میں ڈال دیا جائے گا۔ اب نیک لوگ جن کی بخشش ہو چکی ہو گی، وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کریں گے: اے اللہ پاک!

اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا

ترجمہ: یہ ہمارے بھائی ہیں، ہمارے ساتھ نمازیں پڑھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھا کرتے تھے، ہمارے ساتھ مِل کر نیک اَعْمال کیا کرتے تھے۔ اللہ پاک فرمائے گا:

اِذْهَبُوْا!

یعنی جہنّم کے اندر چلے جاؤ!

فَمَنْ وَّجَدْتُّمْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالَ دِیْنَارٍ مِّنْ اِیْمَانٍ فَاَخْرِجُوْهُ

ترجمہ: تو جس کے دِل میں دینار کے برابر بھی ایمان پاؤ! اسے جہنّم سے نکال کر لے آؤ!

محبوبِ ذیشان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اُن بخشے ہوؤں پر جہنّم کی آگ حرام کر دی جائے گی، یہ جہنّم کے اندر چلے جائیں گے اور جس جس کو پہچانتے ہوں گے، انہیں نکال کر باہَر لے آئیں گے۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اللہ والوں کے ساتھ دِل لگانے کی بَرَکت...!! اپنے دِلوں میں اللہ والوں کی محبّت بسالیں، دِلوں کا رُخ اللہ والوں کی طرف کر دیں، خُود کو ان کے ساتھ مانُوس کر لیں، اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! یہ وہ نسبت ہے، جو قیامت کے دِن بھی ضُرور کام آئے گی۔

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ فرماتے آؤ	بَلاؤں میں ہے یہ ناشاد یا غوث!
اندھیری رات، جنگل میں اکیلا	مدد کا وقت ہے فریاد یا غوث!
حسنؔ منگتا ہے دے دے بھیک داتا	رہے یہ راج پاٹ آباد یا غوث![2]

قادری کرلیں نظارہ غوثِ اَعظم کا

پیارے اسلامی بھائیو! یہ روایت سُن کر ہو سکتا ہے کہ کسی کے دِل میں حسرت ہو رہی ہو کہ آہ! میں نے تو غوثِ پاک، داتا حضور، خواجہ اجمیر، اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہم وغیرہ کا زمانہ پایا ہی نہیں، ان کے ساتھ نمازیں پڑھنے کی سَعادت ہی نصیب نہیں ہوئی، اب میرا کیا بنے گا...؟

1...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالی وجوہ یومئذ ناضرۃ...الخ، صفحہ:1795، حدیث:7439 خلاصۃً۔
2...ذوقِ نعت، صفحہ:112و113 ملتقطاً۔

دِل کو ڈھارس دیجیے! اللہ والوں کی برکتیں محدود نہیں ہیں۔ ایک اور حدیثِ پاک سنیے! صحابیٔ رسول حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ عنہ سے روایت ہے، **رسولوں کے سردار، مکی مَدَنی تاجدار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:** 2 بندے ہوں، ان میں سے ایک مَشْرِق (*East*) میں رہتا ہے، دوسرا مَغْرِب (*West*) میں رہتا ہے (یعنی دونوں کے درمیان بہت فاصلہ ہے، ایک دُنیا کے اس کونے پر ہے، دوسرا دُنیا کے اُس کونے پر ہے، دونوں نے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہیں ہے، آپس میں مُلاقات بھی نہیں ہوئی ہے، آپس میں باتیں بھی نہیں کی ہیں، بَس سُنا ہے کہ فُلاں جگہ ایک بندہ رہتا ہے، بڑا نیک ہے، پرہیز گار ہے، اللہ پاک کی عِبَادت کرتا ہے، بَس اس بنیاد پر) وہ آپس میں صِرْف و صِرْف اللہ پاک کی رضا کے لیے محبّت کرتے ہیں۔ فرمایا: جب قیامت کا دِن آئے گا، اللہ پاک ان دونوں کو جمع فرمائے گا اور جو محبّت کرنے والا ہے، اس سے کہا جائے گا: هٰذَا الَّذِیْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِیَّ یعنی یہ ہے وہ بندہ جس سے تُو اللہ پاک کی رضا کے لیے محبّت کیا کرتا تھا۔[1]

اللّٰہُ اکبر! کیا شان ہے...!! ❁ ہم نے غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی زیارت نہیں کی ❁ یہ ہماری محرومی ہے ❁ ہم نے داتا حُضُور رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مجلس میں حاضِر ہو کر اُن کی باتیں نہیں سُن پائے، یہ ہماری محرومی ہے ❁ ہم نے خواجہ حُضُور اور سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ علیہم کا زمانہ نہیں پایا، یہ ہماری محرومی ہے مگر اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہم اُن سے محبّت کرتے ہیں، اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِیْم! روزِ قیامت ہمیں ان اَوْلیائے کرام کی خِدْمت میں حاضِر کرکے کہا جائے گا: یہ ہیں وہ اَوْلیائے کرام جن سے تم محبّت کیا کرتے تھے۔

1 ...شُعَبُ الایمان، باب فی مقاربۃ وموادۃ اہل الدین، جلد:6، صفحہ:492، حدیث:9022۔

نِدا دے گا مُنَادِی حشر میں یُوں قادریوں کو
کِدھر ہیں قادری کر لیں نظارہ غوثِ اعظم کا
فرشتو روکتے کیوں ہو مجھے جنّت میں جانے سے
یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کس کا غوثِ اعظم کا[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اللہ پاک ہمیں نیک لوگوں اور اللہ والوں سے محبّت کرتے رہنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ کاش! یہ محبّت ہمارے دِلوں میں ایسی رچ بس جائے کہ کوئی کھینچ کھینچ کر بھی نکالے تو ہرگز نہ نکلے۔ اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قافلے میں سفر کی ترغیب

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں سیکھنے سکھانے کا جذبہ دیا جاتا ہے، اسلامی بھائی اس مقصد کو حاصِل کرنے کے لیے قافلوں میں سفر کرتے رہتے ہیں، سیکھنے سکھانے کے جذبے کے ساتھ ساتھ قافلوں میں اللہ والوں کا فیضان ملتا، عبادت کا جذبہ بڑھتا اور نیک نمازی بننے کا ذہن بنتا ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ بھی قافلے میں سَفَر کیا کیجیے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! بہت برکتیں ملیں گی ❁ قافلے میں فرض عِلمِ دِین سکھایا جاتا ہے ❁ سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں ❁ تہجد

1…قبالۂ بخشش، صفحہ:99۔

پڑھنے کی سعادت ملتی ہے ❁ نیکی کی دعوت عام کرنے کا موقع ملتا ہے ❁ قافلے کی برکت سے دُعائیں پُوری ہونے ❁ مشکلات ٹلنے ❁ بیماریوں سے شِفا ملنے کے بھی سینکڑوں واقعات ہیں ❁ ایسا بھی ہوا کہ قافلے میں سَفَر کرنے والے عاشقانِ رسول کی حوصلہ افزائی کے لیے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے کرم فرمایا، خواب میں تشریف لائے اور شرکائے قافلہ کو دیدار کا جام پلا دیا۔

ہم قافلے میں سَفَر کریں، کیا معلوم ہم پر بھی کرم ہو جائے۔ کم از کم ہر ماہ 3 دِن کے قافلے میں سَفَر کی نِیّت کر لیجیے! بلکہ بہتر ہو گا کہ ابھی نِیّت لکھوا دیجیے! آیئے! ترغیب کے لیے ایک مدنی بہار سناتا ہوں۔

آنکھیں روشن ہو گئیں

دعوتِ اسلامی کے ایک مُبَلِّغ نے ایک نوجوان کو قافلے کی دعوت پیش کی جس پر وہ غصہ ہو کر کہنے لگے، آپ لوگ کسی کی پریشانی کا خیال بھی فرمایا کریں، میری والِدہ کی آنکھوں کا آپریشن ڈاکٹروں نے غلط کر دیا جس کی بناء پر اُن کی بینائی چلی گئی، ہمیں اس قدر پریشانی ہے اور آپ کہتے ہیں: قافلے میں سفر کرو۔ مُبَلِّغ اسلامی بھائی نے ہمدردانہ انداز میں دعا دیتے ہوئے کہا: اللہ پاک! آپ کی والِدہ کو شِفاء عطا فرمائے۔ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے، ڈاکٹرز کہتے ہیں، اب امریکہ لے جاؤ گے تب بھی عِلاج ممکن نہیں۔ یہ کہتے ہوئے اُس کی آواز بھر آئی۔ مُبَلِّغ نے بڑی محبّت سے اسکی پیٹھ تھپکتے ہوئے تسلّی آمیز لہجے میں کہا، بھائی! ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے اِس پر مایوس کیوں ہوتے ہیں، اللہ پاک شفاء عطا فرمانے والا ہے، مسافِر کی دعا اللہ پاک قبول فرماتا ہے آپ قافلے میں سفر کیجیے اور اِس دَوران والِدہ کے لئے

دعا بھی مانگئے۔ مُبلِّغ اسلامی بھائی کی دِلجوئی بھری گفتگو کے نتیجے میں غمزدہ نوجوان نے قافلے میں سفر کیا، دورانِ سفر والِدہ کیلئے خوب دُعا مانگی۔ جب گھر لوٹا تو یہ دیکھ کر اُس کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی کہ قافلے کی برکت سے اُس کی والدہ کی آنکھوں کا نُور واپَس آچکا تھا۔

لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو | سیکھنے سُنّتیں قافلے میں چلو
چشمِ بینا ملے سُکھ سے جینا ملے | پاؤ گے راحتیں قافلے میں چلو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایصالِ ثواب کے مدنی پھول

پیارے اسلامی بھائیو! بڑی گیارھویں شریف تشریف لا رہی ہے، عاشقانِ غوثِ اعظم بھرپور انداز میں گیارھویں شریف پر نیاز کا اہتمام کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! گیارھویں شریف بھی ایصالِ ثواب کی ہی ایک صورت ہے، آیئے! آپ کو ایصالِ ثواب کے چند مدنی پھول عرض کرتا ہوں۔ **حدیثِ پاک میں ہے:** پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے 2 مینڈھے ذبح فرمائے، ایک کا ثواب ساری اُمّت کو پہنچایا اور ایک اپنے اور اپنے اَہْلِ بیت کے لیے ذبح فرمایا۔[1]

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنہم کے مُبارَک دور میں اِیصالِ ثواب کے مختلف طریقے رائج تھے مثلاً ❁ یہ حضرات میت کی طرف سے سات دِن تک کھانا کھلایا کرتے[2] ❁ فوت ہونے والے کی قبر پر قرآنِ کریم کی تِلاوت کرتے[3] ❁ حضرت امام حسن و حُسَین رَضِیَ اللّٰہُ عَنہما اپنے

1 … ابن ماجه، کتاب الاضاحی، باب اضاحی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:509، حدیث:3222۔
2 … الحاوی للفتاویٰ، طلوع الثریا باظهار ماکان خفیا، صفحہ:591۔
3 … شرح الصدور، باب فی قراءة القرآن للمیت ... الخ، صفحہ:218۔

والِدِ محترم یعنی حضرت مولیٰ علی، شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ کے اِیْصالِ ثواب کے لیے غُلام آزاد کرتے تھے[1] ❁ حضرت سعد رَضِیَ اللہُ عنہ نے اپنی والِدہ کے انتقال کے بعد ان کے اِیصالِ ثواب کے لیے پانی کا کنواں کھدوایا۔[2]

﴾اعلان﴿

ایصالِ ثواب کے بقیہ مدنی تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

﴾یاددھانی﴿

دو فرامین مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) اللہ پاک ہر شبِ جمعہ (یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی رات) ابتداء سے آخر تک آسمان دنیا کی طرف خاص تجلّی فرماتا ہے اور فرشتے کو حکم دیتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے، ہے کوئی مانگنے والا؟ میں اسے دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟، میں اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ میں اسے بخش دوں۔[3] (2) جو شخص جمعہ کے دن نمازِ فجر سے پہلے تین بار "أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِی لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ" پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔[4]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، باب ما یتبع المیت بعد موتہ، جلد:3، صفحہ:262، حدیث:12۔
2… ابو داود، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، صفحہ:274، حدیث:1681 مختصراً۔

3…کنزالعمال، 80/14، حديث:38293

4…مجمع الزوائد، ج2، ص380، حديث:3019، نمازکے احکام، ص422

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (2)

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 … افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰه

حضرت اَحْمد صاوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

1…القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2…افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص۱۴۹

3…القول البدیع، الباب الاول، ص۱۲۵

شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ معظم ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے **میری شفاعت واجب** ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1… الترغیب والترہیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2… مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ… الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3… تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول، 24 ستمبر 2026ء

(1): سنّتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

ایصالِ ثواب کے بقیہ مدنی پھول

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت مولانا الیاس عطّار قادری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ لکھتے ہیں:

(1): ایصالِ ثواب کے لفظی معنیٰ ہیں: ''ثواب پہنچانا'' اِس کو ''ثواب بخشنا'' بھی کہتے ہیں مگر بُزُرگوں کے لیے ''ثواب بخشنا'' کہنا مُناسِب نہیں، ''ثواب نَذر کرنا'' کہنا ادب کے زیادہ قریب ہے۔ (2): ❁ فرض ❁ واجب ❁ سنّت ❁ نَفْل ❁ نماز ❁ روزہ ❁ زکوٰۃ ❁ حج ❁ تلاوت ❁ نعت شریف ❁ ذِکرُ اللہ ❁ دُرُود شریف ❁ بیان ❁ دَرس ❁ قافِلے میں سفر ❁ عَلاقائی دورہ ❁ دینی کتاب کا مُطالَعہ ❁ نیکی کی دعوت وغیرہ ہر نیک کام کا ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں (3): اَنبیاو مُرسلین علیہم السّلام اور مسلمان جِنّات کو بھی ایصالِ ثواب کرسکتے ہیں۔ (4): گیارھویں شریف اور رَجَبی شریف (یعنی 15 رجب شریف کو امام جعفرِ صادِق رحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کو ثواب نذر کرنے کے لیے کونڈے بھرنا) وغیرہ جائز ہے۔ (5): اولیائے کرام رحمۃُ اللہِ علیہم کی فاتِحہ کے کھانے کو تعظیماً ''نَذر و نیاز'' کہتے ہیں اور یہ جائز ہے، اسے امیر و غریب سب کھا سکتے ہیں۔ (6): نیاز اور ایصالِ ثواب کے کھانے پر فاتحہ پڑھانے کے لیے کسی کو بُلوانا یا باہر کے مہمان کو کِھلانا شرط نہیں، گھر کے افراد اگر خود ہی فاتحہ پڑھ کر کھالیں جب بھی کوئی حَرَج نہیں۔ (7): روزانہ جتنی بار بھی کھانا کھائیں حسبِ حال اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ کھائیں، اُس میں اگر کسی نہ کسی بُزُرگ کے ایصالِ ثواب کی نیّت کرلیں تو خوب ہے۔ مَثَلًا ❁ ناشتے میں نیّت کیجیے: آج کے ناشتے کا ثواب سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کے ذَرِیعے تمام انبیائے کرام علیہم السلام کو پہنچے ❁ دوپَہَر کو نیّت کیجیے: ابھی جو کھانا کھائیں گے (یا

کھایا) اُس کا ثواب سرکارِ غوثِ اعظم اور تمام اولیائے کِرام رَحمۃُ اللہ علیہم کو پہنچے ❁ رات کو نیّت کیجیے: ابھی جو کھائیں گے اُس کا ثواب اعلیٰ حضرت اِمامِ اہلسنّت اِمام احمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ہر مسلمان مرد وعورت کو پہنچے یا ہر بار سبھی کو ایصالِ ثواب کیا جائے اور یہی اَنْسَب (یعنی زیادہ مناسب) ہے۔ **یادرہے!** ایصالِ ثواب صِرف اُسی صورت میں ہو سکے گا جبکہ وہ کھانا کسی اچّھی نیّت سے کھایا جائے مَثَلاً عبادت پر قوّت حاصِل کرنے کی نیّت سے کھایا تو یہ کھانا کارِ ثواب ہوا اور اُس کا ایصالِ ثواب ہو سکتا ہے۔ اگر ایک بھی اچّھی نیّت نہ ہو تو کھانا کھانا مُباح کہ اِس پر نہ ثواب نہ گناہ، توجب ثواب ہی نہ ملا تو ایصالِ ثواب کیسا! البتہ دوسروں کو بہ نیّتِ ثواب کھلایا ہو تو اُس کِھلانے کا ثواب ایصال ہو سکتا ہے **(8):** ہوسکے تو ہر روز (نَفْع پر نہیں بلکہ) اپنی بِکری (*Sale*) کا چوتھائی فیصد (یعنی چار سو روپے پر ایک روپیہ) اور مُلازَمت کرنے والے تنخواہ کا ماہانہ کم از کم ایک فیصد سرکارِ غوثِ اعظم رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کی نیاز کیلئے نکال لیا کریں، ایصالِ ثواب کی نیّت سے اِس رقم سے دینی کتابیں تقسیم کریں یا کسی بھی نیک کام میں خرچ کریں اِنْ شَآءَ اللّٰهُ الْكَرِيْم! اس کی برکتیں خود ہی دیکھ لیں گے **(9):** مسجِد یا مدرَسے بنانا صَدَقۂ جارِیَّہ اور ایصالِ ثواب کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔[1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کامل ایمان والوں کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے شیڈول کے مطابق **"کامل ایمان والوں کی دعا"** یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

(اَللّٰهُمَّ) رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِيْۤ اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

(پ:4، اٰل عمران:147)

1 ... فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ، صفحہ: 12-18 ملتقطاً۔

ترجَمہ کنزالعرفان: اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔

(فیضانِ دعا، ص249)

نوٹ: لفظ ”اَللّٰھُمَّ“ آیت کا حصہ نہیں اس لئے بریکٹ میں لکھا گیا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆ اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔[1]

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔ (2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر **اللہ** پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔ (3) جن پر عمل نہ ہوسکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدا نخواستہ عمل نہ ہوا تو تَوبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔ (5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔ (6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہوسکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔ (7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔ (8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔ (9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

1 ... جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث:۵۸۹۷

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹارائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں باجماعت ادا کیں؟ (3) ہر نماز سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُالملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) ہر نماز کے بعد آیۃُالکُرسی، تسبیحِ فاطمہ، سُورۃُالاِخلاص پڑھی؟ (6) کنزُالاِیمان سے تین آیات یا صِراطُ الجنان سے دو صفحات ترجمہ اور تفسیر پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شَجرے کے اَوراد پڑھے؟ (8) 313 بار دُرُود شریف پڑھے؟ (9) آنکھوں کو گناہوں سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں سے بچایا؟ (11) فضول نظری سے بچتے ہوئے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ (12) 12 منٹ مکتبۃ المدینہ کی اصلاحی کتاب پڑھی؟ (13) اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) غُصّے کا عِلاج کیا؟ (15) اپنا جائزہ لیا؟ (16) اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) آپ اور جی کہہ کر بات کی؟ (18) مَدرسۃُ المدینہ (بالِغان) میں پڑھا یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے میں گھر پہنچ گئے؟ (20) دو گھنٹے دینی کاموں پر صرف کئے؟ (21) فجر کے لئے جگایا؟ (22) دوسروں کے گھروں میں جھانکنے سے بچے؟ (23) گھر درس ہوا؟ (24) مسجد درس دیا یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس پہنا؟ (26) زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) ایک مُشت داڑھی ہے؟ (28) گناہ ہونے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا؟ (30) مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) کچھ نہ کچھ سنتوں پر عمل کیا؟ (32) ظہر کی سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تَہَجُّد یا صلوٰۃُاللَّیل پڑھی؟ (34) اوّابین یا اِشراق وچاشت پڑھیں؟ (35) عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟ (36) 12 دینی کام میں سے ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر چیزیں تو اِستعمال نہیں کی؟ (38) جھوٹ، غیبت اور چُغلی سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت "دعوتِ اسلامی کا چینل" دیکھا؟ (40) ذاتی دوستی تو نہیں کی؟ (41) وقت پر قرض ادا کر دیا؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ تو نہیں بولے جن کی تائید دل نہ کرے؟ (43) صفائی اور سلیقہ کا خیال رکھا؟ (44) مُسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی کی؟ (45) تفسیر سننے سنانے کے حلقے میں شرکت کی؟ (46) کچھ نہ کچھ جائز کام سے پہلے بِسْمِ الله پڑھی؟ (47) ایریا درس دیا، یا سُنا؟ (48) والدین اور پیر و مُرشِد کو اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) اِسراف سے بچے؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) تنظیمی طریقہ کار کے مطابق مسئلہ حل کیا؟ (52) زبان کے گناہوں سے بچے؟ (53) فُضول باتوں سے بچے؟ (54) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے سے بچے؟ (55) عمامہ شریف باندھا؟ (56) ماں باپ کا اَدب کیا؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 9 نیک اعمال

(57) اِسلامی بہنوں کے ہفتہ وار اِجتماع میں کسی نہ کسی اسلامی بہن کو گھر سے بھیجا؟ (58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھا یا سُنا؟ (59) ہفتہ وار اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت ہوئی؟ (60) ایک دن راہِ خدا میں دیا؟ (61) مریض یا دُکھیارے کی عِیادت یا غمخواری اور کسی کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟ (62) ہفتے میں کسی بھی دن روزہ رکھا؟ (63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُنا؟ (64) علاقائی دورہ کیا؟ (65) پہلے آنے والے اور اب نہ آنے والے اِسلامی بھائیوں کو دینی ماحول سے وابستہ کیا؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یا اللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد